

Name :> Shariq Manzoor

Serial No :> 10943

Address :>

Fatwa No :>

Subject :> وراثت

Date :> 2/20/2011

Writer :>

Email :>

Sir,

sir aik property ka masla pochna tha ka maire Nane apni property distribute kar rahe hai in kay property k kitany hissay hongay hissay dar mai jo afrad hai woo yea hai maire nane khud in k 2 betay (Son) or 4 larkya(daughter) hai property ke amount hai 4,193,000 mehrbani farma k shariyat ke roshni mai yea kiss tarah taqseem hoge.

میری مانی اپنی ایک برابری تقسیم کر رہی ہیں ان کے برابری کرتے ہوئے جو افراد حصے دار ہیں وہ یہ ہیں ۱۔ میری مانی خود، ان کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں اور برابری کی قیمت (رقم) ہے ۱۔ اکتالیس لاکھ تیرانوے ہزار (4193000) ہے۔

الجواب حامدا ومصليا

واضح ہو کہ اپنی صحت والی زندگی میں مرض الوقات میں مبتلا ہونے سے پہلے ہر آدمی اپنی جائیداد کا تنہا مالک ہوتا ہے اور اس پر اسکی تقسیم لازمی نہیں، ہاں اگر وہ تقسیم کرے تو یہ شرعاً ٹھیکہ (گھٹ) کہلاتا ہے، اور اس میں اولاد کے درمیان برابری ہوتی ہے۔ اگر ہٹا کر جائیداد انہیں دے دے اور تقسیم کرے تو اس کا حکم صحیح ہے۔

ایک محتاط اندازے سے جو کچھ رکھنا چاہے وہ قبیضہ بھی دیدے، البتہ اگر ان میں سے کسی بیٹے میں کچھ زیادہ دینا چاہے تو اس کی بھی اجازت کافی خلاصۃ الفتاویٰ: لایأس بہ، وان کان اسوا، لایبذ فی الہندیۃ، ومنہ لایثبت الملك الموهوب لہ

پھر رکھ کر قبضہ مال وجائیداد اپنی اولاد پر برابری تقسیم کر کے ہر ایک کو اس کے حصہ پر مالکانہ بیٹی کی زیادہ خدمت گزار کی یا ضرورت مند ہونے وغیرہ کی وجہ سے دوسروں کے مقابلے میں، مگر بلاوجہ وہ کسی بیٹے یا بیٹی کو محروم نہ کرے کہ یہ گناہ کی بات ہے۔ لواعطی لبعض ولده شیئاً دون البعض لزیادة رشده یعنی ان یفضل الخ (۲/۴۰ ص ۴۰۰)۔

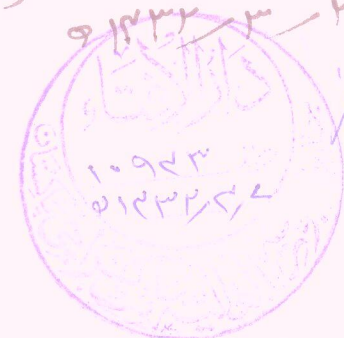
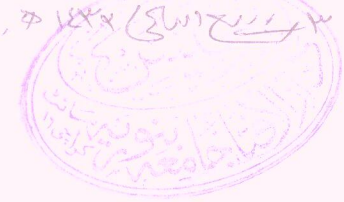
الای من شرائط الہبۃ ان یكون الموهوب مقبوضاً حتی لال قبض الخ (۲/۴۰ ص ۳۷۷) والله اعلم بالصواب

حیب اللہ عفی عنہ دارالافتاء جامعہ بینوریا کراچی ۲۴ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

الجواب علی بنو نادر خان غناظی دارالافتاء جامعہ بینوریا کراچی

کوہی سندہ دارالافتاء جامعہ بینوریا ۲ ربیع (سنائی) ۱۴۳۲ھ

عبداللہ سوزو لکڑی دارالافتاء جامعہ بینوریا ۳ ربیع (سنائی) ۱۴۳۲ھ



13/1/11